(۱۹۶۴ء)، خیابانِ اقبال (۱۹۶۶ء)، جوہرِ اردو (۱۹۶۷ء)، سفینۂ اردو (برائے انٹر سال اول)، (۱۹۷۵ء)، نثر نگاری کا فن (۱۹۷۲ء)، سیرت امیر ملت (۱۹۷۵ء)، ترجمہ انگریزی کتب برائے امریکن قونصل ڈھاکہ (۱۹۶۷ء)، محمد طاہر فاروقی (روداد زندگی)، گردِ کارواں (اہم واقعات) (۱۹۷۷)، ہماری زبان (۱۹۷۵ء)، اقبال اور محبتِ رسول (۱۹۷۷ء)، بیاض اشعار، ہمارا اقبال (برائے نونہال ہمدرد) (۱۹۷۸ء)۔

☆

پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی:

معروف نقاد، محقق، ادیب، شاعر، ماہر اقبالیات و پاکستانیات ڈاکٹر وحید قریشی (۱۴/ فروری ۱۹۲۵ء تا ۱۷/ اکتوبر ۲۰۰۹ء) کا اصل نام عبدالوحید تھا۔ آپ میانوالی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۶ء میں ایم اے (فارسی)، ۱۹۵۰ء میں ایم اے (تاریخ)، ۱۹۵۲ء میں پی ایچ ڈی (فارسی)[۵] اور ۱۹۶۵ء میں ڈی لٹ (اُردو) کی ڈگریاں حاصل کیں۔ متعدد کالجوں میں اُردو تاریخ، فارسی اور پنجابی کی تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ جامعہ پنجاب لاہور میں پروفیسر، صدرِ شعبۂ اُردو اور پنجابی، غالب پروفیسر، اورینٹل کالج کے پرنسپل اور ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ رہے۔ کئی انعامات سے بھی نوازے گئے۔ ۱۹۹۳ء میں انھیں تمغائے حسنِ کارکردگی سے نوازا گیا۔

مقتدرہ قومی زبان کے صدر نشین کی حیثیت سے آپ نے ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۷ء تک یادگار علمی، تحقیقی اور انتظامی خدمات سرانجام دیں۔ ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی کے صدرِ نشین بھی رہے۔ رائٹرز گلڈ کی صوبائی شاخ کے سیکرٹری بھی رہے۔

ڈاکٹر وحید قریشی ایک روشن دماغ اور رجائیت پسند انسان تھے۔ ان کی قوتِ عمل، لگن، محنت، نکتہ دانی اور بذلہ سنجی کمال درجے کی تھی۔ ان کی قوت ارادی، امید پرستی، خوش مذاقی، ذہانت، ذکاوت اور دوسروں کو کام پر مائل کرنے کی خُو اس قابل ہے کہ اسے اپنے لیے مشعلِ راہ بنایا جاسکتا ہے۔ وہ بلا کے ذہین آدمی تھے۔ بہت سے ساتھیوں کی پی ایچ ڈی کی ڈگری اُن ہی کی مرہونِ منت ہے۔ وہ ایک ایسے اُستاد تھے جو اپنے شاگردوں کو زبردستی پڑھاتے اور راہ نمائی کرتے تھے۔ اس حوالے سے حمید قیصر لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر وحید قریشی اُردو کے ایسے اُستاد تھے جن کے کمرۂ جماعت کے باہر دوسری جماعتوں کے طالب علم کھڑے ہو کر اُن کا لیکچر سنا کرتے۔''[۶]

ڈاکٹر وحید قریشی نے حافظ محمود شیرانی کی روایت کو جاری رکھتے ہوئے اردو تحقیق میں ایک ٹھوس اور سنجیدہ روایت قائم کی۔ مختلف موضوعات پر ڈاکٹر وحید قریشی کی ۸۰ سے زائد تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں۔ انھوں نے اردو، فارسی اور انگریزی زبان میں تحقیق و تدوین، تصنیف و تالیف اور تنقید کے شعبے اختیار کیے۔

کئی علمی و تحقیقی جریدوں کے مدیر رہے۔ ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان کے علمی مجلہ؛ مجلہ، صحیفہ، لاہور مجلس ترقی ادب، مجلہ 'تحقیق' جامعہ پنجاب لاہور، اورینٹل کالج میگزین، اورینٹل کالج لاہور، مجلہ 'اقبال ریویو' اقبال اکادمی لاہور، اخبارِ اردو، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، مجلہ 'مخزن' قائداعظم لائبریری لاہور۔

ڈاکٹر وحید قریشی نے تنقید و تحقیق کے ضمن میں بے شمار موضوعات پر قلم اٹھایا۔ وہ ماہر ثقافت بھی تھے۔ آپ نے

۱۹۵۶ء میں یونی ورسٹی آف پشاور میں ایم اے اردو کی کلاسیں شروع ہوئیں تو طاہر فاروقی اسلامیہ کالج کے ساتھ ساتھ یونی ورسٹی میں بھی پڑھانے لگے۔ ۱۹۶۲ء میں فاروقی شعبۂ اُردو کے صدر مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۶ء میں تا مئی ۱۹۶۸ء انقرہ یونیورسٹی، ترکی میں صدرِ شعبۂ اُردو و پاکستان سٹڈیز کی حیثیت سے تقرری ہوئی۔

جہاں تک طاہر فاروقی کی سیرت و کردار کی بات ہے تو وہ ملنسار، بامروت و باحیا تھے۔ خوش طبع، خوش لباس، خوش اطوار، خوش کردار، خوش گفتار اور خوش طبع تھے۔ قدرت نے حسن و جمال کی دولت سے بھی خوب نوازا تھا۔ چہرے پر صباحت، بشاشت اور ذہانت تھی۔ چہرے پر سفیدی اور سرخی چھلکتی تھی۔ قد درمیانہ، جسم نفیس، شخصیت باوقار، چال متین تھی۔ ہر لباس ان پر خوب سجتا تھا۔ انگریزی سوٹ میں تو پورے انگریز نظر آتے تھے۔ جناح کیپ اور شیروانی میں کچھ اور ہی روپ دکھاتے۔۲

پروفیسر ڈاکٹر طاہر فاروقی ایک اچھے محقق، مدبّر، ادیب، شاعر، نقاد، اور ماہر تعلیم تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی علم و ادب کی خدمت کے لیے وقف کردی تھی۔ اقبالیات کے ماہر کی حیثیت سے ان کا اپنا ایک مقام تھا۔ ان کی مشہور تصنیف ''سیرتِ اقبال'' علامہ اقبال کی سیرت و شخصیت پر اولین تصنیف کا درجہ رکھتی ہے۔ بقول ڈاکٹر ظہور احمد اعوان

> ''دکتور ادب پروفیسر طاہر فاروقی اردو ادب کے بہت بڑے سکالر اور ماہر تعلیم تھے۔ صوبہ سرحد میں اردو زبان و ادب کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ وہ عربی و فارسی زبان و ادب کے بھی زبردست ماہر اور شناور تھے۔ اردو زبان میں فارسی زبان و ادب کی معتبر تاریخ مرتب کرنے پر ان کو ایرانی یونی ورسٹی نے دکتور ادب کی سند اعزاز سے نوازا تھا۔''۳

شعبۂ اُردو جامعہ پشاور سے تحقیقی مجلّہ ''خیابان'' کا اجراء کیا۔ خیابان نے کئی ایک خصوصی نمبر نکالے۔ جن میں ''اقبال نمبر'' اور ''پاکستانی ادب کا دور'' خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

طاہر فاروقی کو اقبال سے والہانہ عقیدت و شیفتگی تھی۔ وہ اقبال کے سچے مداح اور شیدائی تھے۔ ان کا شمار ممتاز اقبال شناسوں میں ہوتا ہے۔ اقبال پر سب سے پہلی کتاب (سیرتِ اقبال) بھی انھوں نے لکھی۔ سیرتِ اقبال کے طبع دوم کے تعارف میں وہ خود لکھتے ہیں:

> ''اب تک کوئی ایسی تصنیف شائع نہیں ہوئی جسے پڑھ کر علامہ کی تعلیمات کا خاکہ ذہن میں آجائے اور جو قارئین اقبال کی تصنیفات کے مطالعے کی جانب رہنمائی کرسکے۔ میں نے اس مقصد کو سامنے رکھ کر سیرتِ اقبال لکھی تھی۔''۴

تصانیف: نگارِ عجم (فارسی) (۱۹۲۷ء)، بہارِ ادب (۱۹۲۶ء)، مخزن اردو (۱۹۳۰ء)، مولانا محمد علی جوہر کی سیرت و شاعری (۱۹۱۳ء)، سرکارِ دو عالم (۱۹۳۲ء)، کلید قواعد (گرائمر) (۱۹۳۵ء)، گنجینۂ قواعد (گرائمر) (۱۹۳۵ء)، روح قواعد و انشاء (۱۹۳۶ء)، ادبیات ایرانِ نو (۱۹۳۶ء)، چمنستان اردو (۱۹۳۷ء)، سیرتِ اقبال (۱۹۳۹ء)، مخزن اردو (۱۹۵۱ء)، بہارِ ادب (۱۹۵۴ء)، اقبال سے متعلق مقالات و منظومات (۱۹۴۴ء)، خطِ شکستہ (۱۹۴۱ء)، ایجادات سائنس (۱۹۴۲ء)، اردو نثر کے نمونے (۱۹۴۴ء)، نگارستان اردو (۱۹۴۴ء)، فصاحت و بلاغت (۱۹۵۵ء)، نگارِ عجم (۱۹۵۵ء)، مختصر تاریخ ادب فارسی (۱۹۵۵ء)، چمنستان ادب (مجموعہ مقالات نثر) (۱۹۵۶ء)، مراثی میر انیس (۱۹۵۶ء)، پاکستان میں اردو خیابان

(۱۹۶۴ء)، خیابانِ اقبال (۱۹۶۶ء)، جوہرِ اردو (۱۹۶۷ء)، سفینۂ اردو (برائے انٹر سالِ اول)، (۱۹۷۵ء)، نثر نگاری کا فن (۱۹۷۲ء)، سیرت امیر ملت (۱۹۷۵ء)، ترجمہ انگریزی کتب برائے امریکن قونصل ڈھاکہ (۱۹۶۷ء)، محمد طاہر فاروقی (روداد زندگی)، گرد کارواں (اہم واقعات) (۱۹۷۷ء)، ہماری زبان (۱۹۷۵ء)، اقبال اور محبت رسول (۱۹۷۷ء)، بیاض اشعار، ہمارا اقبال (برائے نونہال ہمدرد) (۱۹۷۸ء)۔

☆

پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی:

معروف نقاد، محقق، ادیب، شاعر، ماہر اقبالیات و پاکستانیات ڈاکٹر وحید قریشی (۱۴/ فروری ۱۹۲۵ء تا ۱۷/ اکتوبر ۲۰۰۹ء) کا اصل نام عبدالوحید تھا۔ آپ میانوالی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۶ء میں ایم اے (فارسی)، ۱۹۵۰ء میں ایم اے (تاریخ)، ۱۹۵۲ء میں پی ایچ ڈی (فارسی) ۵؎ اور ۱۹۶۵ء میں ڈی لٹ (اُردو) کی ڈگریاں حاصل کیں۔ متعدد کالجوں میں اُردو تاریخ، فارسی اور پنجابی کی تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ جامعہ پنجاب لاہور میں پروفیسر، صدرِ شعبۂ اُردو اور پنجابی، غالب پروفیسر، اورینٹل کالج کے پرنسپل اور ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ رہے۔ کئی انعامات سے بھی نوازے گئے۔ ۱۹۹۳ء میں انھیں تمغائے حسنِ کارکردگی سے نوازا گیا۔

مقتدرہ قومی زبان کے صدر نشین کی حیثیت سے آپ نے ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۷ء تک یادگار علمی، تحقیقی اور انتظامی خدمات سرانجام دیں۔ ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی کے صدرِ نشین بھی رہے۔ رائٹرز گلڈ کی صوبائی شاخ کے سیکرٹری بھی رہے۔

ڈاکٹر وحید قریشی ایک روشن دماغ اور رجائیت پسند انسان تھے۔ ان کی قوتِ عمل، لگن، محنت، نکتہ دانی اور بذلہ سنجی کمال درجے کی تھی۔ ان کی قوت ارادی، امید پرستی، خوش مذاقی، ذہانت، ذکاوت اور دوسروں کو کام پر مائل کرنے کی خُو اس قابل ہے کہ اسے اپنے لیے مشعل راہ بنایا جاسکتا ہے۔ وہ بلا کے ذہین آدمی تھے۔ بہت سے ساتھیوں کی پی ایچ ڈی کی ڈگری اُن ہی کی مرہونِ منت ہے۔ وہ ایک ایسے اُستاد تھے جو اپنے شاگردوں کو زبردستی پڑھاتے اور راہ نمائی کرتے تھے۔ اس حوالے سے حمید قیصر لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر وحید قریشی اُردو کے ایسے اُستاد تھے جن کے کمرۂ جماعت کے باہر دوسری جماعتوں کے طالب علم کھڑے ہو کر اُن کا لیکچر سنا کرتے۔''۶؎

ڈاکٹر وحید قریشی نے حافظ محمود شیرانی کی روایت کو جاری رکھتے ہوئے اردو تحقیق میں ایک ٹھوس اور سنجیدہ روایت قائم کی۔ مختلف موضوعات پر ڈاکٹر وحید قریشی کی ۸۰ سے زائد تصانیف منظر عام پر آ چکی ہیں۔ انھوں نے اردو، فارسی اور انگریزی زبان میں تحقیق و تدوین، تصنیف و تالیف اور تنقید کے شعبے اختیار کیے۔

کئی علمی و تحقیقی جریدوں کے مدیر رہے۔ ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان کے علمی مجلہ؛ مجلہ، صحیفہ، لاہور مجلس ترقی ادب، مجلہ 'تحقیق' جامعہ پنجاب لاہور، اورینٹل کالج میگزین، اورینٹل کالج لاہور، مجلہ 'اقبال ریویو'، اقبال اکادمی لاہور، اخبارِ اردو، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، مجلہ 'مخزن' قائداعظم لائبریری لاہور۔

ڈاکٹر وحید قریشی نے تنقید و تحقیق کے ضمن میں بے شمار موضوعات پر قلم اٹھایا۔ وہ ماہر ثقافت بھی تھے۔ آپ نے

قائداعظم، نظریہ پاکستان اور پاکستانی معاشرے کے حوالے سے کئی کتب تصنیف کیں اور ان میں پاکستانی طرز معاشرت کے بنیادی عناصر اجاگر کیے۔ جن میں قومی زبان، رسم الخط، نظامِ تعلیم، قومی وملی قدروں کے احیاء اور اسلامی سرچشمہ ہدایت قرآن و سنت کا ذکر کیا جو ہمارے آئین اور قانون کی بنیاد ہیں۔

ڈاکٹر وحید قریشی نے اقبال شناسی کے حوالے سے نئے فکری راویے تلاش کیے۔ انھوں نے اپنی تصنیف: اساسیاتِ اقبال، میں اقبال کی زندگی، تاریخ پیدائش، تعلیمی مصروفیات اور دیگر امور کا محققانہ جائزہ لینے کے لیے غیر معتبر روایتوں پر اعتماد کرنے کو غلط اور تحقیقی مزاج کے منافی عمل قرار دیا۔

ڈاکٹر وحید قریشی اردو زبان کی ترویج اور عملی طور پر اس کو سرکاری زبان بنانے کے لیے زندگی بھر کوشاں رہے۔ وہ زبان کو پاکستان کی قومیت کا اہم ترین عنصر سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں زبان کسی بھی قوم کی تہذیبی اور تمدنی زندگی کی علامت ہوتی ہے۔

ڈاکٹر وحید قریشی کے فن کی ایک جہت ایک حساس اور پُر گو شاعر کی بھی ہے۔ انھوں نے نظم اور غزل کے پیرائے میں اپنے احساسات کو پیش کیا۔ ان کے تین مجموعے ''الواح، نقدِ جاں، اور ڈھلتی عمر کے نوحے، منظرِ عام پر آچکے ہیں۔

آپ کی دیگر تصانیف میں اُردو نثر کے میلانات، اقبال اور پاکستانی قومیت، اساسیاتِ پاکستان، جدیدیت کی تلاش میں، مقالاتِ تحقیق، پاکستان کی نظریاتی بنیادیں، شبلی کی حیاتِ معاشقہ، مطالعۂ حالی، باغ و بہار ایک تجزیہ، میر حسن اور ان کا زمانہ، کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ، نذرِ غالب۔

☆

ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی کے لکھنے کا انداز، خطِ شکستہ ہے۔ اس لیے زیرِ نظر مکاتیب کی ترتیبِ متن و تدوین میں حسبِ ذیل طریق کار اپنایا گیا ہے۔

۱۔ مکاتیب کو تاریخ وار ترتیب میں رکھا گیا ہے۔

۲۔ مکتوب نگار کے روشِ تحریر اور املا کا مکمل اتباع کیا گیا ہے۔ ہاں جہاں مناسب سمجھا گیا وہاں قوسین کبیر میں مروّج املا لکھا گیا۔

۳۔ مکاتیب کی بہتر تفہیم کے لیے ضروری مقامات پر حواشی و تعلیقات کا اضافہ کیا گیا ہے جو مکاتیب کے متن کے آخر میں شامل ہیں۔

(۱)

DEPT. OF URDU & PERSION
UNIVERSITY OF DACCA
Ramna, Dacca, (40/g, Azim Pura)

۲۷/ جنوری ۱۹۵۳ء

محبی مکرم۔ السلام علیکم

ع گرچہ رہا رہینِ ستم ہائے روزگار لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا

البتہ خط لکھنے کی کبھی توفیق نہ ہوئی۔ غالباً مئی ۱۹۵۱ء میں ایسا حادثہ بھی ہوا کہ ہم دونوں لاہور میں تھے۔ مگر علم اس وقت ہوا جب کہ آپ گجرانوالہ واپس جا چکے تھے۔ پشاور میں ایسے کئی موقعے ملتے تھے۔ کہ آپ کی یاد تازہ کی جائے۔ یہاں اس امکان کا تصور بھی نہ تھا۔ لیکن خدا بھلا کرے چودھری نذیر مومن صاحب ۸ کا کہ ان کے وسیلے سے یہ سہارا باقی رہا۔ تو پھر آپ ہی بتایئے کہ میں نے غالب کا شعر کیا غلط لکھا۔ اورینٹل کالج، اورینٹل ہوسٹل، اور کمرہ نمبر ۴۲ میرے لیے ایسی باتیں اور ایسی یادیں رکھتے ہیں کہ بھلائے نہیں جا سکتے۔

آپ کہیں گے تو پھر اتنے طویل عرصے کے بعد خط یعنی چہ۔۔۔ جناب بات یہ کہ کسی ہاتف غیبی نے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ الحمدللہ آپ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری مل گئی۔ چودھری صاحب سے ابھی ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ لیکن راوی ثقہ ہیں۔ اور روایت اس سے زیادہ ثقہ ہے۔ لہٰذا شبہ کی گنجائش؟ فوراً مبارک باد لکھنے بیٹھ گیا۔ واقعی بے حد مسرت ہوئی۔ دل سے مبارک باد نکل رہی ہے۔ مرحبا۔ سبحان اللہ۔ الحمدللہ۔ پُر جوش ہدیہ تہنیت قبول کیجیے۔ خدا دن دونی رات چوگنی ترقیاں عطا کرے۔ آمین۔

(۲)

کیا حال چال ہیں؟ گھر پر ہی خدا نے پروفیسری دی، اچھی ہی گزرتی ہوگی۔ کالج بھی [کذا] سنا تھا کہ اچھا ہے۔ شادی کی بابت کیا رائے ہے؟ ایک سے دو ہوئے کہ نہیں؟ ہنسیے نہیں۔ بغیر اس کے صحیح طور پر زندگی کی تنظیم نہیں ہوتی۔

لاہور جانا آنا رہتا ہے؟ امجد صاحب ۹ کو میں نے عرصہ ہوا دو خط لکھے تھے۔ مگر بھائی نے کروٹ ہی نہ بدلی۔ ریاض فریدی صاحب ۱۰ کا (کیا) معاملہ ہے۔ امجد صاحب کی شادی بھی ہوئی یا نہیں؟ میں تو پشاور سے آ کر بھائی برادروں سے بالکل چھوٹ سا گیا۔

پرسانِ حال سے سلام عرض ہے۔ والسلام آپ کا

محمد طاہر فاروقی

(۳)

شعبۂ اُردو پشاور یونیورسٹی

No. 510-75/u-19

۱۹/اکتوبر ۶۳ء

جناب محترم تسلیم نیاز

شعبۂ اُردو (پشاور یونیورسٹی) کے رسالہ ''خیابان'' ۱۱ کے اقبال نمبر کی عام پسندیدگی اور مقبولیت نے ہمیں حوصلہ دلایا ہے کہ ہم اس مرتبہ ایک اور اہم قدم اٹھائیں، چنانچہ مجلسِ ادارت نے فیصلہ کیا ہے کہ خیابان کا آئندہ شمارہ ''اردو ادب کے پاکستانی دور'' ۱۲ سے مختص ہو۔

ہمارے اِس ارادے کی تکمیل اور کامیابی کا انحصار آپ کے کرم وتعاون پر ہے، آپ اِس خط کے ہمراہ مجوزہ مضامین کے عنوانات کی ایک فہرست ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان موضوعات میں سے جو موضوع آپ اپنے مقالے کے لیے پسند فرمائیں ہمیں اس سے ختمِ اکتوبر تک مطلع فرما دیں تو عنایت ہوگی۔

اگر مقالہ وسطِ ستمبر تک بھی ہمیں مل جائے تو ہم ''خیابان'' مقررہ وقت پر شائع کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

آپ کی توجہ اور تعاون کے متمنّی

محمد طاہر فاروقی (نگراں) — خاطر غزنوی[۱۳] (مدیر اعلیٰ)

محترم گرامی ڈاکٹر وحید قریشی صاحب
شعبۂ اُردو
اورینٹل کالج، لاہور۔

(۴)

گرامی صاحب مکرمی جناب ڈاکٹر وحید قریشی صاحب
یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

پشاور۔۱۶/ فروری ۱۹۷۵ء

مجی مکرم و محترمی۔ السلام علیکم

میں نے ۱۱رفروری کو حیدر آباد خط لکھ دیا تھا۔ اور ۲۵رفروری کا تعین کر دیا تھا۔ کل پھر تقاضے کا خط لکھوں گا۔ اور اس میں اتنا اضافہ کردوں گا کہ ''اگر کسی وجہ سے ۲۵رفروری موزوں نہ ہو تو پھر ۳رمارچ کے بعد کوئی بھی تاریخ مقرر کر دیجیے۔ ہم دونوں کو منظور ہوگی۔'' امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب[۱۴] جلد آپ کو اور مجھے جواب دیں گے۔

یقین ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ پرسانِ حال احباب سے سلام کہیے۔

آپ کا
محمد طاہر فاروقی

پس نوشت: اگر آپ کسی سبب سے کوئی خط مجھے لکھیں تو دو تین ہفتے یہ پتہ ہوگا:
معرفت الحاج ماجد حسین صاحب فریدی
ناظم آباد نمبر ۱۔اے۔۳/۴، کراچی ۱۸

(۵)

محمد طاہر فاروقی
ایم اے (اردو۔فارسی) دکتور ادب (جامعہ)
صدرِ شعبۂ اُردو۔ پشاور یونیورسٹی

صاحب سنگھ بلڈنگ
پشاور صدر
۲۱/ اپریل ۱۹۶۵ء

مجی مکرمی و محترم۔ السلام علیکم

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا۔

محترمی قتیل شفائی صاحب[۱۵] سے طے ہوا ہے کہ وہ جناب کو زحمت دیں گے کہ صوبائی گلڈ[۱۶] کی طرف سے ہمارے ''یوم اقبال'' میں شرکت فرمائیے۔ اور پندرہ سے بیس منٹ تک کا ایک مقالہ سنا کر ہمیں مزید استفادہ و فخر کا موقع عطا کیجیے۔

مجھے [مجھے] امید ہے کہ آپ اس کام سے دریغ نہ کریں گے۔ میں اور میرے ساتھی بے حد ممنون ہوں گے۔ پہلے یہ تقریب ۲۵/اپریل کو تھی۔ اب بوجوہ ۲۹/اپریل کو شام ۴ بجے منعقد ہونی طے پائی ہے۔

اپنے ارادے سے قبل از وقت مطلع فرمائیے۔ تا کہ آپ کے قیام کا مناسب انتظام کیا جاے۔ اور آپ کو کسی طرح کی زحمت نہونے [نہ ہونے] پاے۔ زیادہ نیاز۔

مخلص

محمد طاہر فاروقی

(۶)

جامعہ پشاور

شعبۂ اُردو پشاور یونیورسٹی

۲۰/مئی ۱۹۶۵ء

مجبی مکرمی۔ السلام علیکم

سخت شرمندہ ہوں کہ آج بیس دن کے بعد حاضر ہو رہا ہوں۔ اس اثنا میں غیر معمولی طور پر زیادہ مصروف رہا۔ اب کہ کچھ کام ہلکا ہوا ہے۔ عذر خواہی کی توفیق ملی ہے۔

آپ نے یومِ اقبال پر آ کر مجھے بغایت [کذا] ممنون کیا۔ بالخصوص اس صورت میں کہ لاہور میں نہایت اہم مصروفیت سدِ راہ تھی۔ میں سراپا امتنان ہوں۔ اور صحیح یہ کہ اظہارِ تشکر سے زبانِ سپاس قاصر ہے۔

خدا کرے آپ بمعہ وجوہ خیریت سے ہوں۔

والسلام

آپ کا

محمد طاہر فاروقی

(۷)

صاحب سنگھ بلڈنگ، صدر لین، پشاور کینٹ

۶/ستمبر ۱۹۷۴ء

مجبی و مکرمی۔ السلام علیکم

یونیورسٹی کا تار آیا تھا کہ خواجہ زکریا صاحب کے زبانی امتحان کا دن اور وقت مقرر کرو۔ میں نے ۱۳/اگست کو جواب دے دیا تھا کہ ۱۴/ستمبر کو ۹ بجے امتحان رکھیے۔ ابھی ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ یونیورسٹی سے توفیق کی درخواست کر چکا ہوں۔ آج اس خط کے ساتھ کنٹرولر صاحب کے نام ایک خط حاضر کرتا ہوں۔ وہاں خطوط غائب ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ذرا پیروی کرائیے۔ اور ۱۴/ر کی کر کے مجھے [مجھے] توثیق کی دو سطریں لکھ دیجیے۔ بے حد ممنون ہوں گا۔ بغیر وہاں سے اطلاع موصول ہوے میرا آنا شاید قرین مصلحت نہ ہو۔ اس لیے سراپا انتظار رہوں گا۔

خدا کرے آپ اور دوسرے احباب بمعہ وجوہ بخیریت ہوں۔ والسلام

مخلص

محمد طاہر فاروقی

(۸)

صاحب سنگھ بلڈنگ، پشاور کینٹ

۹/جنوری ۱۹۷۵ء

محبّ مکرم ومحترم السلام علیکم

اُمید ہے مزاج مبارک قرین اعتدال ہوگا۔

مخدومی جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب ۱۸ کا کرامت نامہ صادر ہوا۔ ممدوح ۱۰ فروری تک سفر حج سے واپس آجائیں گے۔ ان کی خواہش ہے کہ وسط فروری میں کوئی تاریخ مقرر فرمائیے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ لاہور کے کاموں سے اس اثنا میں فراغت حاصل کرلیں گے۔ اور کوئی مناسب تاریخ معین کرسکیں گے۔

ایم اے کے مقالات اور ان کے زبانی امتحان کی تاریخ کب تک ہوگی۔ شاید اس بہانے سے پھر وہاں آنے اور ملاقات کرنے کا موقعہ ہاتھ آجائیں [کذا]۔

پرسانِ حال احباب کی خدمت میں سلام۔ آپ کا

محمد طاہر فاروقی

(۹)

صاحب سنگھ بلڈنگ، پشاور

۱۵/ جنوری ۱۹۷۵ء

مکرمی ومحترمی مجی۔ السلام علیکم

میرا نیاز نامہ ملا ہوگا۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کا ایک اور گرامی نامہ کل صادر ہوا ہے۔ خواہش ظاہر کی ہے کہ فروری کے آخری ہفتے میں کوئی تاریخ مقرر فرمائیے۔ وہاں سے ایک اور مقالہ بھی آپ کے پاس آنے والا ہے۔ اس کام کے لیے مارچ/اپریل کی تاریخ بآسانی مقرر ہوسکیگی [سکے گی]۔

اب آپ ۲۲/فروری اور ۲۷/فروری کے درمیان کوئی دن پسند کر کے مجھے [مجھے] مطلع فرمادیجیے گا۔ عجلت نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو فروری کے دوسرے ہفتے میں اطلاع کی جائے [کذا] گی۔

یقین ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ پرسان حال سے سلام کہیے۔ آپ کا

محمد طاہر فاورقی

(۱۰)

پشاور صدر

۳۰/جون ۱۹۷۵ء

مجی ومکرمی ومحترم۔ السلام علیکم

معلوم ہوا ہے کہ مجھے (مجھے) پھر آپ کی رفاقت کی عزت حاصل ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب ۱۹ کی

کتابیں ڈی لٹ کے لیے ملی ہوں گی۔ کیا خیال ہے۔ میری رائے میں زبانی امتحان ہونا چاہیے۔ میں آج رات کوئٹہ جانے والا ہوں۔ ۲۰/جولائی تک وہاں رہوں گا۔ پتہ یہ ہوگا۔ ''۴۲ آنسکومب روڈ، کوئٹہ''

۲۰/جولائی کے بعد انشاء اللہ کراچی جاؤں گا۔ وہاں کا پتہ یہ ہوگا۔

''معرفت میٹرن صاحبہ۔ کے ایم سی ہسپتال، نیو چالی، کراچی نمبرا۔''

زبانی امتحان آخر جولائی میں تجویز کیجیے۔ یا اگست کے پہلے پندرھواڑے میں ۔ میں دونوں صورتوں میں راضی ہوں۔ اپنی رائے سے مطلع کیجیے۔ تا کہ ہم دونوں ایک سی تجویز بھیجیں۔

خدا کرے مزاج بخیر ہو۔ احباب سے سلام کہیے۔ محمد طاہر فاروقی

(۱۱)

۸۹/۱۲ صاحب سنگھ بلڈنگ پشاور

۲۴ رجولائی ۱۹۷۵ء [کذا]

مکرمی محترمی السلام علیکم

محبت نامہ کے جواب میں اتنی دیر ہوگئی کہ آپ یہ شبہ کرنے میں حق بجانب ہوں گے کہ میں نے یہ تاخیر اتفاقاً سوا رکھی ہے۔ حالانکہ یہ صورت نہیں۔ میں آخیر جون میں کراچی چلا گیا تھا اور بیس جولائی کو لوٹا ہوں۔ امید ہے مزاج بخیر ہوگا۔ اور تعطیلات کا زمانہ بخیر وخوبی گزر رہا ہوگا۔

منسلکہ اعلان ملاحظہ کیجیے۔ یہ کتاب واقعی قابل قدر ثابت ہوگی۔ مصنف کی کئی سال کی عرق ریزی کا نتیجہ ہے اور مشرقی پاکستان میں اردو کی بابت اس سے دنیا کی عجیب اور نئی باتیں معلوم ہوں گی۔

براہِ کرم اس کی فروخت میں مدد دیجیے۔ اپنے کالج کے لیے تو دو کتابوں کا آرڈر بجھوایئے۔ نیز اپنے احباب اور مقامی کتاب فروشوں سے سفارش کیجیے۔ مجھے مصنف اور کتاب دونوں سے دلچسپی ہے۔ اس لیے اس کرم فرمائی کا ذاتی طور پر احسان مند ہوں گا۔ والسلام

مخلص

محمد طاہر فاروقی

(۱۲)

MOHAMMAD TAHIR FARUQI
M.A (Urdu) M.A (PERSIAN)
DAKTOOR-E-ADAB (JAMIA)
Ex-POROFESSOR & CHAIRMAN
DEPARTMENT OF URDU
UNIVERSITY OF PESHAWAR.

SAHAB SING BUILIDNG
PESHAWAR CANTT.

محبی مکرمی ومحترم۔ السلام علیکم

گزشتہ قیام لاہور میں دوبارہ ملاقات نہو [نہ ہو] سکی۔ افسوس رہا۔ اب انشاء اللہ اجتماعِ غالب کے بہانے ملاقات

کا موقع نکل آیا ہے۔ مگر اس وقت باعثِ تحریر اور کچھہ [کچھ] ہے۔

حیدر آباد سندھ سے آپ کو پی ایچ ڈی کا ایک مقالہ وصول ہوا ہوگا۔ اس کے ممتحن آپ اور میں ہیں۔ سندھ یونیورسٹی میں اب یہ قاعدہ ہو گیا ہے کہ ممتحن مقالہ کا جائزہ لینے اور زبانی امتحان لے چکنے کے بعد اپنی تحریری رائے دیا کرتے ہیں۔

محترمی جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب حسبِ دستور وسط ماہ جنوری میں حج کے ارادے سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ ۱۰/۱۲/ جنوری "زبانی امتحان" کے لیے مقرر کر دی جائے۔ ملتمس ہوں کہ ۱۰/۱۲/ (ورنہ حد سے حد) ۱۳/ جنوری حتمی تاریخ مقرر کیجیے۔ اور ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب قبلہ کو مطلع کر دیجیے۔ تا کہ وہ طالب علم کو مطلع کر دیں۔

یہ ہو سکتا ہے کہ ۲۸/ دسمبر کو ملاقات ہو تو میں اور آپ باہمی مشورہ سے تاریخ کا تعین کریں۔ لیکن آپ اپنی سہولت دیکھ لیجیے اور تاریخ کا تعین کر کے ابھی سے ڈاکٹر صاحب کو لکھ دیجیے تا کہ کسی کو دشواری پیش نہ آئے۔ آپ بے تکلف یہ لکھنے کے مجاز ہیں کہ آپ تعین تاریخ میری منظوری کے مطابق کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ لاہور کے سفر میں بھی ساتھ رہے گا۔

برادرم ڈاکٹر غلام حسین صاحب ۲۰، خواجہ زکریا صاحب اور دیگر احباب سے سلام کہیے۔

آپ کا مخلص

محمد طاہر فاروقی

پس نوشت: مکرر آن کہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ زبانی امتحان کے لیے ۷/ جنوری اور ۱۲/ جنوری کے درمیان میں (اتوار کے علاوہ) کوئی تاریخ پسند فرمائیے۔

(۱۳)

۸۹/۱۲ صاحب سنگھ بلڈنگ پشاور

۲۴ر مارچ ۱۹۷۶ء [کذا]

محبِ مکرم۔ السلام علیکم

خط بھیجنے میں بے سبب دیر ہو گئی، حالانکہ وعدہ بھی جلد خط لکھنے کا تھا۔ اور آپ کا کام بھی کر لیا تھا۔ چونکہ بے سبب محض تساہل کے باعث ایسا ہوا ہے اس لیے کوئی معذرت پیش نہیں کرتا۔ البتہ نادم و شرمسار ہوں۔

مرزا علی احسن صاحب ۲۱ نے کہا ہے کہ میر حسن ۲۲ کے کلیات کا یہ نسخہ جس میں (شاید) بارہ نئی مثنویاں ہیں۔ ان کو میر حسن کے خاندان کے لوگوں کے پاس دستیاب نہ ہوا تھا۔ مرزا صاحب کے عیال ابھی تک لکھنو میں [کذا] ہیں۔ اب تعطیلات گرما میں وہ ان سب کو لینے جائیں گے۔ تو یہ کتاب بھی لائیں گے۔ لہٰذا اکتوبر کا آسرا رکھیے۔

مرزا صاحب یہ بھی کہتے تھے کہ ادبِ لطیف ۲۳ میں ایک تو مختصر سا مضمون ان کا ڈیڑھ دو سال ہوئے جب [کذا] نکلا تھا۔ دوسرا ایک اور مضمون بھی انھوں نے ادبِ لطیف کو بھیجا تھا۔ ممکن ہے کہ وہ گزشتہ دو تین ماہ میں چھپا ہو۔ لیکن مرزا صاحب نے ادبِ لطیف کا تازہ پرچہ نہیں دیکھا۔ اس دوسرے مضمون میں اس قلمی کلیات کی بابت کچھ مفصل باتیں ہیں۔

اور کیا حال ہیں؟ ایجوکیشنل کانفرنس میں تو ہم میں سے کوئی یہاں سے نجا [نہ جا] سکا۔ سال کا اختتام ہے، آپ بھی شاید ہی جا سکیں۔

آپ کے والد صاحب قبلہ سے تعارف تو نہیں ہے۔لیکن سلام عرض کرنے کی عزت کیوں نہ حاصل کروں۔ یہی معاملہ آپ کی بیگم صاحبہ کا ہے۔اگر آپ سلام قبول کرلیں تو مع دعاؤں کے حاضر ہے۔

والسلام
آپ کا
محمد طاہر فاروقی

(۱۴)

پشاور، ۲۰راگست ۱۹۷۶ء[کذا]

مکرمی و محترمی۔ السلام علیکم

آپ کا کارڈ ابھی ملا۔لفافہ پہلے مل چکا تھا۔تاخیر جواب پر شرمندہ ہوں۔

یہاں وسط جون میں چھٹیاں ہوئی ہیں۔اور علی احسن صاحب لکھنؤ چلے گئے تھے۔میں نے پہلے تو ان سے مفصل کہہ ہی دیا تھا۔چلتے وقت بھی سب اونچ نیچ سمجھا دیا تھا۔ان کا وعدہ تھا کہ وہاں سے خط لکھیں گے تو پتہ سے مطلع کریں گے۔لیکن ہنوز انھوں نے کروٹ نہیں لی۔

کلیات یا اس کی نقل لانے کا پکا وعدہ کر گئے ہیں۔آگے ان کا ایمان جانے۔افسوس ہے کہ تقاضا کسی طرح ممکن نہیں۔بنگال کے سیلابوں نے کتاب میں دیر کردی ہے۔ڈھاکہ میں اتنی افراتفری نہیں، پھر بھی راستے کل تک بند تھے۔اب تو شاید کتاب کے لیے دو ایک ہفتہ اور انتظار کرنا پڑے گا۔

پروفیسر اقبال صاحب۲۴ نے یہ کتاب خود چھپوائی ہے۔وہاں ہر چیز گراں ہے۔اور کاغذ بھی گرانی ہی کے وقت لیا تھا۔اس لیے لکھا تھا کہ بہت لاگت آچکی ہے۔

یہی سبب ہے کہ میں نے سب دوستوں کو کالج اسکول لائبریری کے لیے کتاب خریدنے کی ترغیب و زحمت دی ہے۔ویسے کتاب میں اتنی اچھی چیزیں[کذا] ہیں کہ قیمت وصول ہو جائے گی۔

آپ کی فرمائش ان تک پہنچے گی۔لیکن شاید ستمبر والے ریڈیو ریویو کے لیے تو آپ کو کتاب نہ پہنچ سکیگی۔[سکے گی]۔ ان کا خط بھی دیر سے نہیں آیا ہے۔

سرور صاحب۲۵ خط کا جواب دینے میں بہت بخیل ہیں۔اس لیے آپ انتخابِ جدید کے دیباچہ کو شامل کرنے کی اجازت انجمن ترقی اردو۲۶ سے لیجیے تو سہولت ہوگی۔شاید وہ مضمون اس کتاب میں آجانے کے بعد سرور صاحب سے زیادہ انجمن کا ہو گیا ہوگا۔

میرے مضامین کب اس قابل تھے کہ کہیں چھپتے؟ ویسے آپ چاہیں تو اپنے ان مضامین میں سے جو مختلف رسائل میں چھپ چکے ہیں، نقل کرا کے بھیج دوں۔(۱)''اکبر کے نکتہ چیں''۔یہ مضمون''اکبر اس دور میں'' نامی آب ۰۰۰ [کذا] میں چھپ چکا ہے۔(۲)''ہماری قدیم داستانیں'' یہ مضمون یہاں پشاور یونیورسٹی میں توسیعی لکچر کے طور پر پڑھا گیا تھا۔ان کے جرنل میں چھپے گا۔(۳)''قومی زبان کا مسئلہ'' شاید مضمون مکمل طور پر ستمبر کے مشرب میں چھپے۔نوائے وقت۲۷ نے ۱۰رجون کے پرچوں میں قطع برید کر کے چھاپا تھا۔

نقل کرانا مصیبت ہے۔ ورنہ میں تینوں مضامین بھیج دیتا۔ اب آپ ہی کہیے کیا کروں؟ (تیسرا مضمون آپ کے موضوع سے خارج ہے۔ اس لیے اس کے ذکر میں آپ کا وقت ضائع کرنے کے لیے عذر خواہ ہوں۔)

تاخیر جواب پر مکرر عذر خواہ ہوں۔ اور آئندہ کے لیے مستعدی کا وعدہ کرتا ہوں۔ والسلام

مخلص

محمد طاہر فاروقی

(۱۵)

۸۹ صاحب سنگھ بلڈنگ، پشاور

۲۲ رستمبر ۱۹۷۶ء [کذا]

مکرمی و محترمی مجبی۔ السلام علیکم

کئی دن سے خط لکھنے کا ارادہ تھا۔ لیکن موقعہ نہ ملا۔ آج پیر فیض محسن صاحب ۲۸ تشریف لائے۔ خواہ مخواہ کالج میں مجھے ڈھونڈتے پھرے۔ واپسی میں دونوں ایک ہی بس میں تھے۔ اترے تو ملاقات ہوئی۔ ان کا کام انشاءاللہ ہو جائے گا۔ میں پرسوں یہاں سے ایک ہفتہ کے لیے روانہ ہونے والا ہوں۔ اول پنڈی پھر لاہور۔ لاہور میں ۲۷/ سے ۳۰ تک قیام رہے گا۔ اگر ان دنوں میں (اتفاق سے) آپ کا لاہور کا ارادہ ہو تو مجھے "قومی کتب خانہ، ریلوے روڈ۔ لاہور" کے پتہ پر مطلع کیجیے۔ اور اپنے ملنے کی جگہ اور وقت کا پابند بنایئے۔ اس لیے کہ میں ان دنوں قطعاً آوارہ رہوں گا۔ مقصد سفر اردو ایم اے کے ایک طالب علم کا زبانی امتحان ہے۔

مرزا علی حسن صاحب آ گئے۔ ان سے بات ہوئی ۱ غزل والا کتابچہ لے آئے ہیں۔ انھوں نے پارسال اس کی کافی جلدیں مکتبہ جدید کو فروخت کے لیے دی تھیں۔ وہاں سے آپ نے کیوں نہ لی؟ آپ کہیں تو اب ان سے لے کر بھیج دوں؟ ۲ کلیات میر حسن کی نقل لے آئے ہیں۔ میں نے آپ کے لیے طلب کیا تو گھبرائے۔ فرمانے لگے کہ میں تو خود اس پر کام کروں گا۔ لہٰذا اب آپ یہ بتایئے کہ اس نسخے سے آپ کو کیا "استفادہ" کرنا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کرسمس کی چھٹیوں میں (یا اس سے پہلے) چندروز کے لیے یہاں آ جائیں؟ اور میں اُن دنوں میں انھیں مع کتاب کے یہیں [کذا] "محفوظ" کرلوں؟ یا کیا صورت ہو؟

اسلامیہ کالج ۲۹ لائبریری سے کسی مخطوطہ کی نقل چاہیے؟ اول پرنسپل کے نام عرضی تو بھیجیے کہ ان سے اجازت مل جائے۔ اسی کے ساتھ لائبریرین سے نقل لینے کے امکانات و اخراجات پر بات کرلوں گا۔ عرضی جس کی طرف سے بھی ہو ذرا ضابطہ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ مثلاً آپ کی طرف سے ہو تو پرنسپل کی سفارش اس پر لکھوا دیجیے۔ تاکہ ذرا قوت آ جائے؟

اپنا مضمون "ہماری قدیم داستانیں" بچے کو نقل کے لیے دیتا ہوں۔ سفر سے واپسی تک انشاءاللہ نقل ہو جائے گا۔ اور بھیج سکوں گا۔

آپ کی سادگی دیکھی کہ اتنی ساری باتیں لکھ ڈالیں۔ اب میری پُرکاری ملاحظہ کیجیے کہ سب کا تشفی بخش جواب دے رہا ہوں۔ یہ اور بات ہے کہ جواب "شافی" نہیں ہیں۔ والسلام

مخلص

محمد طاہر فاروقی

پشاور
یکم جنوری، ۱۹۷۸ء

مجی مکرمی و محترم۔ السلام علیکم

آپ آئے اور ملاقات کی زحمت فرمائی۔ بے حد ممنون ہوا۔ مگر اس مختصر ملاقات سے سیری نہیں ہوئی۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ اور دیگر احباب کو بھی سلامت با کرامت رکھے۔ سب سے سلام و نیاز عرض ہے۔ سمیر[کذا] عبدالحمید صاحب ۳۰ کے مقالہ کی رپورٹ آج رجسٹری سے ارسال کرتا ہوں۔ آپ کو اور عبادت صاحب ۳۱ کو علحدہ علحدہ اطلاع بھی کر رہا ہوں۔ خدا کرے ان کا کام آسان ہو جائے۔ والسلام

نیاز کیش

محمد طاہر فاروقی

حواشی:

۱ راقم نے یہ خطوط جی سی یونی ورسٹی لائبریری لاہور کے مجموعہ خطوط فائل (پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی) نمبر شمار: ۹۳۶، جی سی یو فائل ۱۲ سے حاصل کیے ہیں۔ جی سی لائبریری کے ریکارڈ کے مطابق ڈاکٹر طاہر فاروقی کے خطوں کی تعداد ۱۶ ہے اور راقم مطلوبہ سولہ خطوں کے نقل حاصل کرنے میں کام یاب رہا۔

۲ محمد شفیق شاہد، پروفیسر محمد طاہر فاروقی: احوال و آثار، واسع میموریل اکیڈمی، ۲۰۰۱ء۔ متعدد صفحات۔

۳ ڈاکٹر ظہور احمد اعوان، فلیپ، محمد شفیق شاہد، پروفیسر محمد طاہر فاروقی: احوال و آثار۔

۴ ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی؛ سیرتِ اقبال، قومی کتب خانہ لاہور، ۱۹۷۸ء، ص ۹۔

۵ ان کی پی ایچ ڈی کی سنہ کا ایک تاریخی حوالہ ڈاکٹر طاہر فاروقی کا ۲۷/ جنوری ۱۹۵۳ء کا خط ہے۔ جس میں انھوں نے ڈاکٹر وحید قریشی کو پی ایچ ڈی پر مبارک باد پیش کی تھی۔ ملاحظہ ہو خط نمبر ا۔

۶ حمید قیصر؛ ڈاکٹر وحید قریشی کی یاد میں، اخبارِ اردو، نومبر ۲۰۰۹ء، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص ۳۱۔

۷ ڈاکٹر روبینہ ناز، ''ڈاکٹر وحید قریشی کی علمی و تحقیقی خدمات''، نومبر ۲۰۰۹ء، اخبارِ اردو، ص ۱۲۔۱۴۔

۸ نذیر چودھری مومن (پ: ۱۰/ جنوری ۱۹۲۰ء، م: ۲۷/ اکتوبر ۱۹۸۷ء) ممتاز پنجابی و اردو شاعر، آبائی وطن: شادیوال ضلع گجرات، ولدیت: چودھری فضل احمد، جائے ولادت: چک نمبر ۹۵ جنوبی، سرگودھا، شعری کتب: چانندا کھڑکار (پنجابی۔ ۱۹۷۰ء)، سوزِ وفا (اردو کلام)۔

۹ سید امجد الطاف: (م: ۷/ جولائی ۱۹۹۵ء)، ادیب، محقق، شاعر، ماہرِ تعلیم، ۱۹۶۰ء میں شعبۂ اُردو، جامعہ پشاور کے اساتذہ میں شامل ہوئے۔ دیال سنگھ کالج لاہور، اور ہیلی کالج آف کامرس میں لیکچرار اردو رہے۔ اسسٹنٹ سیکرٹری، بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور، جامعہ پشاور میں آنے سے قبل انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز تھے۔ ۱۹۶۲ء میں بحیثیت ڈپٹی ڈائریکٹر بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن لاہور واپس تشریف لے

گئے۔ حلقہ اربابِ ذوق لاہور کے قدیمی رکن۔ بوقتِ وفات اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونی ورسٹی کے صدر نشین تھے۔ افسانوی مجموعہ: کچے دھاگے۔

۱۰۔ ریاض فریدی کے حوالے سے راقم کو کوئی معلومات ہاتھ نہ آئی۔ یہاں تک کہ اہلِ قلم کی ڈائریکٹری اور وفیات ناموران پاکستان میں بھی کوئی حوالہ نہیں ملا۔ اس پر راقم معذرت خواہ ہے۔

۱۱۔ یہ خیابان (ششماہی تحقیقی مجلّہ خیابان شعبۂ اُردو جامعہ پشاور) کا چوتھا شمارہ تھا۔ یہ اس شمارے کا پہلا خاص نمبر تھا۔ جو، جون ۱۹۶۲ء میں شاہین برقی پریس پشاور سے شائع ہوا۔ کل صفحات ۱۶۰۔

۱۲۔ یہ خیابان کا پانچواں شمارہ ہے۔ اس شمارے کا پورا نام: ''اُردو زبان و ادب کا پاکستانی دور'' ہے۔ اس شمارے میں ۱۹۴۷ء تا ۱۹۶۴ء اُردو زبان و ادب کے پاکستانی دور کا احاطہ کیا گیا ہے۔ کل صفحات: ۶۴۷، منظورِ عام پریس پشاور سے شائع ہوا۔ اگرچہ اس شمارے کے لیے ڈاکٹر وحید قریشی سے مضمون طلب کیا گیا تھا، لیکن اس شمارے میں ڈاکٹر وحید قریشی کا مضمون نہیں ہے۔ ممکن ہے موصوف نے بہ وجہ مصروفیت مضمون بھیجا نہ ہو، ورنہ اشاعت میں شامل ہوتا۔

۱۳۔ خاطر غزنوی: اصل نام؛ ابراہیم بیگ، (۲۵/ نومبر ۱۹۲۵ء۔ م: ۷/ جولائی ۲۰۰۸ء)، شاعر، ادیب، مترجم، معلم، محقق، نقاد، جائے پیدائش، پشاور، ۱۹۶۵ء میں چین گئے جہاں چینی زبان میں ڈپلومہ حاصل کیا، ۱۹۶۷ء میں جامعہ پشاور میں چینی زبان کا شعبہ کا آغاز ہوا تو جامعہ نے آپ کی خدمت حاصل کی، ساتھ ساتھ شعبۂ اُردو میں بھی پڑھاتے رہے۔ ۱۹۸۴ء میں شعبۂ اُردو جامعہ پشاور کے صدر بنے۔ اسی سال اکادمی ادبیات کے ڈائریکٹر جنرل کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ملایشن یونی ورسٹی میں چار سال تک پاکستان اسٹڈیز اور اردو چیر کے سربراہ بھی رہے۔ تمغاے حسن کارکردگی سمیت بیس سے زائد اعزازت سے نوازے گئے۔ ایک رجحان ساز شاعر تھے۔ دو شعر ضرب المثل کی حیثیت حاصل کر چکے ہیں:

گو ذرا سی بات پہ برسوں کے یارانے گئے   لیکن اتنا تو ہوا کچھ لوگ پہچانے گئے
میں اسے شہرت کہوں یا اپنی رسوائی کہوں   مجھ سے پہلے اس گلی میں میرے افسانے گئے

کئی کتابوں کے مصنف اور مؤلف ہیں۔ چند کتابوں کے نام یہ ہیں: خواب در خواب، روپ رنگ، سلسلہ انوار کا، سانپ کی چھتری، کونجاں (ہندکو شاعری)، اصنافِ ادب، ایک کمرہ، پھول اور پتھر، چین نامہ، چٹانیں اور رومان، دستار نامہ، پٹھان اور جذباتِ لطیف، خوشحال نامہ، جدید اردو ادب، ایک تھا کتا، اُردو زبان کا ماخذ ہندکو (پی ایچ ڈی مقالہ)۔

۱۴۔ مراد ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان ہیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان: (پ: ۲۳ر ستمبر ۱۹۱۲ء، م: ۲۵ر ستمبر ۲۰۰۵ء) جائے پیدائش: جبل پور، سی پی بھارت، ولدیت: گلاب خان، جو نسلاً پٹھانوں کے یوسف زئی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم جبل پور، اعلیٰ تعلیم علی گڑھ، امراؤتی کالج ناگ پور میں اُستاد ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد کراچی آ گئے۔ یہاں پہلے اردو کالج اور پھر سندھ یونی ورسٹی میں صدرِ شعبۂ اردو مقرر ہوئے۔ تصانیف: حسن غزنوی حیات اور ادبی کارنامے (پی ایچ ڈی مقالہ)، تاریخ بہرام شاہ، چند فارسی شعرا، فارسی پر اردو کا اثر (ڈی لٹ کا مقالہ)، حالی کا ذہنی ارتقا، سندھی اردو لغت، اردو سندھی لغت، علمی نقوش، تاریخِ اسلاف، قرآنی عربی،

مجدد الف ثانی تحقیقی جائزے، ندائے سحر، جامع القوعد، برصغیر میں فارسی ادب)، اقبال اور قرآن، مطالب القرآن، ہمارا علم وادب، منتخبات، کشکولِ مصطفائی، سندھ کے نقشبندی اولیاء، سرگزشتِ کابل، ہمارا تلفظ، وغیرہم۔

۱۵ قتیل شفائی: اصل نام؛ اورنگ زیب خان (پ:۲۴/دسمبر ۱۹۱۹ء ہری پور ہزارہ، م:۱۱/جولائی ۲۰۰۱ء لاہور)، نامور اردو شاعر، فلمی نغمہ نگار، سیکڑوں فلموں کے نغمات لکھے۔ سابق مدیر؛ ماہنامہ 'ادبِ لطیف' لاہور، ماہنامہ 'سنگِ میل' پشاور، سابق سیکرٹری رائٹرز گلڈ مغربی پاکستان۔ شعری کتب۔ ہریالی گجر، جلترنگ، روزن، گھنگرو، جھومر، مطربہ، چھتناور، پیراہن، برگد، آموختہ، گفتگو، سمندر میں سیڑھی (مزاح)۔ اعزاز: صدارتی تمغا برائے حسن کارکردگی (۱۹۹۴ء)۔

۱۶ مراد رائٹرز گلڈ مغربی پاکستان ہے۔ قتیل شفائی صوبائی رائٹر گلڈ کے سیکرٹری تھے۔

۱۷ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا: (پ:۲۳/مارچ ۱۹۴۰ء) ادیب، محقق اور نقاد۔ سابق اُستاد، صدر شعبۂ اُردو اور پرنسپل اورینٹل کالج، لاہور اور فیکلٹی ڈین، نگران: شعبۂ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاکستان وہند، پنجاب یونی ورسٹی لاہور تصانیف: اقبال کا ادبی مقام، تفہیم بالِ جبریل۔

۱۸ حواشی نمبر ۶ ملاحظہ کیجیے۔

۱۹ ڈاکٹر جمیل جالبی: (پ:۱۲/جون ۱۹۲۹ء) ادیب، نقاد، محقق، مؤرخ زبان وادب۔ انکم ٹیکس کمشنر، وائس چانسلر جامعہ کراچی، صدرِ نشین مقتدرہ قومی زبان (ادارہ فروغِ قومی زبان)، متعدد اور وقیع کتابوں کے مصنف و مؤلف: پاکستانی کلچر، تنقید اور تجزیہ، نئی تنقید، ادب، کلچر اور مسائل، محمد تقی میر، معاصر ادب، قومی زبان: یک جہتی، نفاذ اور مسائل، قلندر بخش جرات: لکھنوی معاشرے کا نمائندہ شاعر، مثنوی کدم راؤ پدم راؤ، دیوان حسن شوقی، دیوان نصرتی، قدیم اردو کی لغت، فرہنگ اصطلاحات، تاریخ ادب اردو (۴ جلدیں)، پاکستانی کلچر کی تشکیل، حیرت ناک کہانیاں، خوجی، تراجم: جانورستان، ایلیٹ کے مضامین، ارسطو سے ایلیٹ تک۔ اعزازت: داؤد ادبی انعام، محمد طفیل ادبی ایوارڈ، ستارۂ امتیاز (حکومت پاکستان)، ہلال امتیاز (حکومت پاکستان)۔

۲۰ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار: (۱۵/اگست ۱۹۲۴ء، م:۱۳/جون ۲۰۰۷ء)، معلم، مؤرخ، محقق، نقاد، استاد وصدر شعبۂ اردو اورینٹل کالج، لاہور؛ استاد اردو، استنبول یونی ورسٹی؛ سیکرٹری بزمِ اقبال، لاہور؛ تاریخ ادبیات لاہور، اقبالیات، اکبرالٰہ آبادی اور مولانا ظفرعلی خان اُن کی دلچسپی کے موضوعات تھے۔ تصانیف: ترکی کے ذریعے اردو سکھیے، اقبال ایک مطالعہ۔ ترکی سفروحضر میں (سفرنامہ)، جگر لخت لخت، موہن داس کرم چند گاندھی لسان العصر کی نظر میں، اکبر اور اقبال نئے تناظر میں، حیاتِ قائداعظم ایک نظر میں، میاں سرافضل حسین کا کردار تاریخ کے آئینے میں، پنجاب تحقیق کی روشنی میں، بزم اکبر سے بزم اقبال تک، اقبال کا پیام نژادِ نو کے نام، محاسن خطوط غالب معہ انتخاب خطوط غالب، تاریخ بزم اقبال (۱۹۵۰ء تا ۲۰۰۰ء تک)، پاکستان تصور سے حقیقت تک، مولانا ظفرعلی خان، افغانستان اور اقبال، مطالعۂ اکبر، اکبر کے سو اشعار، دیوان زادہ شاہ حاتم (مرتب)، جدوجہد آزادی میں

پنجاب کا کردار۔

۲۱۔ مرزا احسن علی: کے حوالے سے راقم کو کوئی معلومات ہاتھ نہ آئی۔ یہاں تک کہ اہل قلم کی ڈائریکٹری اور وفیات ناموران پاکستان میں بھی کوئی حوالہ نہیں ملا۔اس لیے راقم معذرت خواہ ہے۔

۲۲۔ میر حسن: (م:۱۷۳۶ء،۱۷۸۶ء)، نام میر غلام حسن اور حسن تخلص، نامور ہجو گو میر ضاحک کے بیٹے، میر خلیق کے والد، اور مشہور مرثیہ گو میر انیس کے دادا تھے۔ دلی کے محلہ سید واڑا میں پیدا ہوئے۔ جب دلی اجڑا تو والد کے ساتھ فیض آباد چلے گئے۔ جب نواب آصف الدولہ نے اپنا دارالحکومت فیض آباد سے لکھنؤ منتقل کیا، تو یہ بھی لکھنؤ آئے۔ صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ان کی شہرت غزلیات یا قصائد سے نہیں، بل کہ مثنوی سحر البیان کہ وجہ سے ہے۔

۲۳۔ ادب لطیف، معروف ماہنامہ ادبی رسالہ؛ پون صدی سے اُردو ادب کے نہایت باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ ادب لطیف کا اجراء لاہور کے معروف ناشر اور بانی پنجاب بک بورڈ چوہدری برکت علی نے ۱۹۳۵ء میں کیا جسے وہ اپنی حین حیات تک باوقار انداز میں شائع کرتے رہے۔۱۹۵۲ء میں ان کے انتقال کے بعد ان کی ہونہار بیٹی صدیقہ بیگم اس سلسلے کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اب تک کم و بیش ایک درجن مدیران اس کی ادارت کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ چند نامی گرامی ادیب جو اس ماہنامہ کے مدیر رہ چکے ہیں، اُن کے نام: شاہد احمد دہلوی، احمد ندیم قاسمی، قتیل شفائی، ذکاء الرحمٰن، ناصر زیدی، اظہر جاوید، ڈاکٹر ضیا الحسن، شاہدہ لطیف۔

۲۴۔ پروفیسر اقبال صاحب کے حوالے سے راقم کو کوئی معلومات ہاتھ نہ آئی۔ یہاں تک کہ اہل قلم کی ڈائریکٹری اور وفیات ناموران پاکستان میں بھی کوئی حوالہ نہیں ملا۔اس لیے راقم معذرت خواہ ہے۔

۲۵۔ پروفیسر آل احمد سرور: (۹/ ستمبر ۱۹۱۱ء، ۹/ فروری ۲۰۰۲ء)، شاعر، نقاد، غالب و اقبال شناس۔ صدرِ شعبۂ اردو؛ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، متعدد تنقیدی مجموعے، غالب پر دو کتب اور دیوانِ غالب کا انگریزی زبان میں ترجمہ ان کی یادگار ہیں۔ اقبالیاتی کتب: مقالاتِ یوم اقبال، اقبال کے مطالعے کے تناظرات، اقبال اور ان کا فلسفہ، عرفانِ اقبال، اقبال کا نظریہ شعر و شاعری ، اقبال اور تصور، اقبال اور مغرب، تشخص کی تلاش کا مسئلہ اور اقبال، جدیدیت اور اقبال، اقبال کی معنویت، اقبال اور اردو نظم، دانش اور اقبال۔

۲۶۔ مراد انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی ہے۔

۲۷۔ نوائے وقت، پاکستان کا معروف روزنامہ۔

۲۸۔ محسن صاحب؛ کے حوالے سے راقم کو کوئی معلومات ہاتھ نہ آئی۔ یہاں تک کہ اہل قلم کی ڈائریکٹری اور وفیات ناموران پاکستان میں بھی کوئی حوالہ نہیں ملا۔اس لیے راقم معذرت خواہ ہے۔

۲۹۔ سر صاحب زادہ عبدالقیوم نے خیبر پختونخوا میں عظیم الشان خدمت انجام دیں۔ انھوں نے اُس وقت کے صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) کے چیف کمشنر جان روس کیپل کے مشورے سے جن سے اُن کے دوستانہ تعلقات بھی تھے۔ ایک تعلیمی اسکیم مرتب کی اور اس کے مطابق پشاور میں ایک دارالعلوم اسلامیہ کی نبیاد رکھی۔ یہ دارالعلوم بعد میں اسلامیہ کالج پشاور کے نام سے مشہور ہوا۔ اسلامیہ کالج کا سنگ بنیاد ۱۹۱۳ء میں آزادی کے مشہور رہنما اور مجاہد حاجی

صاحب ترنگ زئی، کے ہاتھوں سے رکھوایا۔ یہ عجیب بات ہے کہ انھیں دنوں سرحد کی انگریز حکومت نے حاجی صاحب ترنگ زئی کی آزادانہ اور حریت پرستانہ سرگرمیوں کی بنا پر ان کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیے۔ حاجی صاحب روپوش ہوگئے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اب حاجی صاحب سنگِ بنیاد رکھنے نہیں آئیں گے اور اگر انھوں نے ایسی جرأت کی تو انھیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ لیکن حاجی صاحب سنگِ بنیاد رکھے جانے کے عین وقت پر نمودار ہوئے۔ سنگِ بنیاد رکھا۔ اسکول کی کام یابی کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دعا ختم ہوئی تو حاجی صاحب اپنی گھوڑی پر سوار ہو کر یہ جا وہ جا۔ نظروں سے غائب ہوگئے۔ اسلامیہ کالج کی ابتدا اسلامیہ کالجیٹ اسکول کی حیثیت سے ہوئی اور ایک سال بعد ۱۹۱۴ء میں اسے کالج کا درجہ دیا گیا۔ صاحب زادہ عبدالقیوم خان کی شروع سے کوشش تھی کہ اسلامیہ کالج ترقی کر کے اسلامیہ یونی ورسٹی بن جائے۔ لیکن ان کی یہ خواہش ان کی زندگی میں پوری نہ ہوئی۔ اب ۲۰۱۰ء میں اسے یونی ورسٹی کا درجہ دیا گیا اور اس کا نام ''اسلامیہ کالج یونی ورسٹی پشاور'' ہے۔

۳۰۔ عبدالحمید ابراھیم: پورا نام؛ ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید یزدانی (پ: ۶/ نومبر ۱۹۰۷ء، م: ۱۱/ مارچ ۱۹۹۰ء)، جائے پیدائش: مغلاں والی، ضلع سیالکوٹ، اردو اور فارسی کے شاعر و ادیب، ماہر اقبالیات، ماہر تعلیم، پریس و کلچرل اتاشی پاکستان ایمبسی ایران (۴۹ء تا ۱۹۵۵ء، ۵۸ تا ۱۹۶۴ء)، مدیر فارسی مجلہ؛ ہلال، کراچی، پرنسپل اسلامیہ کالج گجرانوالہ (۷۲۔۱۹۶۸ء)، ایران میں علامہ اقبال کے متعارف کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ٹینس کے عمدہ کھلاڑی۔ اعزاز: نشانِ سپاس درجہ اوّل (ایران)۔ اردو کتب: رومی عصر، اقبال ایرانیوں کی نظر میں، اقبال ایران، اقبال اور ضرب کلیم، افغانی، اقبال و اتحاد و اسلام، ایران صغیر، فارسی کتب: ترجمہ ضرب کلیم، حدیث عشق (شاعری) ولدیت: خواجہ محمد دین۔

۳۱۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی: اصل نام؛ عبادت یار خان (پ: ۱۴/ اگست ۱۹۲۰ء بریلی، م: ۱۹/ دسمبر ۱۹۹۸ء لاہور) اردو زبان و ادب کے ممتاز استاد، محقق، نقاد، سابق صدر شعبۂ اُردو و پرنسپل اورینٹل کالج لاہور، سابق استاد اردو لندن یونیورسٹی و انقرہ یونیورسٹی، کتب: اردو تنقید کا ارتقاء (مقالہ: پی ایچ ڈی)، غزل اور مطالعہ غزل، غالب کا فن، غالب اور مطالعہ غالب، میر تقی میر، خواجہ میر درد، تنقیدی تجربے، جدید اردو ادب، جدید اردو تنقید، ارض پاک سے دیار فرنگ تک (سفرنامہ)، تنقیدی زاویے، خطبات عبدالحق (مرتبہ)، کلیات مومن، مقدمات عبدالحق، تذکرۂ حیدری: گلشن ہند (مرتبہ)، انتخابِ خطوط غالب (مرتبہ)، آوارا گانِ عشق، رہ نوردانِ شوق، نکات الشعرا (مرتبہ) تنقید اور اصول تنقید، جلوہ ہائے صدرنگ، افسانہ اور افسانے کی تنقید، جہانِ میر، یادِ عہد رفتہ، یاران دیرینہ، شاعری کیا ہے؟ بلا کشانِ محبت، فیض احمد فیض، جدید اردو شاعری (مرتبہ)، آہوانِ صحرا، غزالانِ رعنا، شجر ہائے سایہ دار، لندن کی ڈائری (جلد اوّل و دوم)۔

فہرستِ اسنادِ محولہ:

۱۔ خالد ندیم، ڈاکٹر؛ ۲۰۱۰ء، مکاتیبِ ابنِ فرید بنام رفیع الدین ہاشمی، ادبیات اردو بازار لاہور۔

۲۔ خالد ندیم، ڈاکٹر؛ ۲۰۱۲ء، اقبالیاتی مکاتیب (اول) بنام رفیع الدین ہاشمی، الفتح پبلی کیشنز راولپنڈی۔

۳۔ خان، محمد وارث؛ ۲۰۰۷ء، شعبۂ اُردو کی تاریخ اور خدمات، شعبۂ اُردو جامعہ پشاور۔
۴۔ خاں، اقبال احمد: ''اسلامیہ کالج پشاور'' مشمولہ: مجلّہ ''علم و آگہی'' (ادارے، علمی، ادبی و تعلیمی) خصوصی شمارہ، بابت؛ ۷۴۔۱۹۷۳ء، گورنمنٹ نیشنل کالج، کراچی۔
۵۔ روبینہ شائستہ، ڈاکٹر؛ ۲۰۰۷ء، ڈاکٹر عبادت بریلوی کی ادبی خدمات کا تنقیدی جائزہ، لاہور، الحمد پبلی کیشنز۔
۶۔ زئی، مسرور احمد، ڈاکٹر؛ ۲۰۰۶ء: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں، حالات، علمی و ادبی خدمات، حیدر آباد، ادارۂ انوارِ ادب۔
۷۔ سدید، انور، ڈاکٹر: ۱۹۹۸؛ اردو ادب کی مختصر تاریخ؛ لاہور، عزیز بک ڈپو۔
۸۔ سلیم اختر، ڈاکٹر؛ ۲۰۰۷ء اردو ادب کی مختصر تاریخ، لاہور، سنگ میل پبلشرز۔
۹۔ سلیح محمد منیر احمد، ڈاکٹر، (مرتبہ)؛ ۲۰۰۶ء ''وفیاتِ ناموارانِ پاکستان'' لاہور، اردو سائنس بورڈ۔
۱۰۔ شفیق، شاہد، محمد؛ ۲۰۰۱ء، پروفیسر محمد طاہر فاروقی احوال و آثار پشاور، واسع میموریل اکیڈمی۔
۱۱۔ صدیقی، احمد حسین (مرتب)؛ ۲۰۰۳ء، دبستانوں کا دبستان کراچی، کراچی محمد حسین اکیڈمی
۱۲۔ فرید احمد، سرور سلطان (مرتبین)؛ ۱۹۷۹ء، پاکستانی اہلِ قلم کی ڈائریکٹری؛ اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان۔
۱۳۔ فاروقی، محمد طاہر، ڈاکٹر؛ ۱۹۷۸ء، سیرتِ اقبال، لاہور، قومی کتب خانہ
۱۴۔ قادری، حامد حسن؛ ۱۹۸۸ء؛ داستان تاریخ اردو؛ کراچی، اردو اکیڈمی سندھ۔
۱۵۔ ناشاد، ارشد محمود، ڈاکٹر (مرتب)؛ ۲۰۰۹ء؛ مکاتیبِ رشید حسن خاں بنام رفیع الدین ہاشمی؛ لاہور، ادبیات اردو بازار۔
۱۶۔ ہاشمی، رفیع الدین ڈاکٹر (مرتب)؛ ۲۰۰۸ء؛ مکاتیب مشفق خواجہ بنام ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی؛ لاہور، ادارہ مطبوعات سلیمانی۔
۱۷۔ یاسر علی (مرتب)؛ ۲۰۱۰ء اہلِ قلم ڈائریکٹری؛ اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان۔

مجلّہ:

اخبارِ اردو؛ نومبر ۲۰۰۹ء، جون، ۲۰۱۱ء اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان۔